بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

قادیان

یوم چہارشنبہ

جلد ۳۳	۲۸ ماہ امان ۱۳۲۴ ہش	۱۳ ربیع الثانی ۱۳۶۴ھ	۲۸ مارچ ۱۹۴۵ء	نمبر ۷۴

مدینۃ المسیح

ملتان ۲۷ ماہ امان۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضور صبح سحری کے وقت ملتان پہنچ گئے۔ اور ملتان سے رات کی گاڑی سے روانہ ہو کر کل صبح لاہور تشریف لے آئینگے۔ انشاء اللہ

قادیان ۲۷ ماہ امان حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بخت سر درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ حضرت ام ناصر احمد صاحبہ حرم اول سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو حرارت ہے دعائے صحت کی جائے۔

کل بعد نماز مغرب مسجد نور میں مجلس خدام الاحمدیہ کا ماہانہ جلسہ زیر صدارت حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس منعقد ہوا۔ جس میں صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب۔ جناب سید محمود اللہ شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول پروفیسر سید فضل احمد صاحب ملک عطاء الرحمٰن صاحب اور صاحب صدر نے تقاریر فرمائیں۔ جلسہ عہد و دعا کے بعد ۱۰ بجے شب ختم ہوا۔ خان بہادر شیخ رحمت اللہ صاحب محلہ دار العلوم قادیان داڑھ اور غدود داڑھ کی

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۶۴ھ

ہندوستان کی آزادی کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی آواز

انگلستان اور ہندوستان کے گھر گھر میں پہنچ گئی

(از ایڈیٹر)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے خدا تعالےٰ کی خاص تحریک سے ۱۲ جنوری ۱۹۴۵ء کو ایک غیر معمولی خطبہ جمعہ پڑھا جو ۱۷ جنوری ۱۹۴۵ء کے "الفضل" میں چھپ چکا ہے۔ حضور نے یہ خطبہ پڑھا تو صرف اس لئے کہ قرآن کریم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ لعلھم یتذکرون بعض دفعہ کمزور آوازیں بھی اثر پیدا کر دیا کرتی ہیں اور بعض دفعہ اس سے بھی لوگ نصیحت حاصل کر لیا کرتے ہیں۔" ورنہ حضور کو خود بھی یہ معلوم نہ تھا۔ کہ جن لوگوں کو اس خطبہ میں مخاطب کیا گیا ہے۔ ان تک یہ باتیں کس طرح پہنچیں گی اور وہ کیونکر ان سے مطلع ہونگے۔

حضور نے اس خطبہ میں بیان یہ فرمایا کہ انگلستان اور ہندوستان میں جو سیاسی کشمکش ہے اسے دور کر دینا چاہیئے۔ اور ان دونوں ملکوں کو آپس میں باعزت صلح کر لینی چاہیئے۔ اس بات کی اہمیت ضرورت۔ اور دونوں ملکوں کے مفاد کے پیش نظر حضور نے ناقابل تردید دلائل اور اہم واقعات تو پیش فرمائے۔ مگر یہ معلوم نہ تھا کہ جن لوگوں سے ان باتوں کا تعلق ہے۔ اور جو حضور کے اصل مخاطب ہیں۔ ان کے پاس یہ بہنچیگی کیونکر۔ چنانچہ حضور نے خطبہ کے ابتداء میں ہی فرما دیا۔

"اس میں شبہ نہیں کہ میرا ایسی نصیحت کرنا اس زمانہ میں جبکہ ہماری جماعت ایک نہایت قلیل جماعت ہے بالکل ایک بے معنی سی چیز نظر آتی ہے۔ میری آواز کا نہ ہندوستان پر اثر ہو سکتا ہے۔ اور نہ انگلستان پر اثر ہو سکتا ہے۔ ہندوستان تک تو ایک حد تک میری آواز پہنچ بھی سکتی ہے۔ گو زبردست طاقتیں اور زبردست قومیں اسے سنکر ہنس دیگی۔ اور کہیں گی لو جی مینڈکی کو بھی زکام ہو گیا۔ یہ چھوٹی سی جماعت جس کی تعداد چند لاکھ سے زیادہ نہیں ہندوستان کو نصیحت کرنے نکلی ہے لیکن انگلستان تک تو میری آواز شاید پہنچنی بھی مشکل ہے۔ سوائے اس کے کہ ہمارے انگلستان کے مبلغ کے ذریعہ کسی حد تک پہنچ سکے"

ایک طرف ان حالات کو دیکھئے اور دوسری طرف ہندوستان اور انگلستان کو مخاطب کر کے جو صلح کا پیغام دیا گیا ہے۔ اسے دیکھنے سے صاف ظاہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے ہی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو یہ تحریک ہوئی۔ پھر اس سے یہ بھی ظاہر ہے کہ خدا تعالےٰ کی ہستی اور اس کی قدرتوں پر آپ کو اتنا بڑا ایمان اور یقین حاصل ہے۔ کہ جو بات بظاہر حالات بالکل ناممکن اور محال نظر آتی تھی۔ اسے محض اس لئے ساری دنیا میں پیش فرمایا۔ کہ خدا تعالےٰ نے اسے پیش کرنے کی تحریک دل میں ڈالی دنیا کی ساری کی ساری تاریخ دیکھ ڈالیئے یہ ایمان اور یہ ایقان سوائے انبیاء اور ان کے خلفاء کے اور کسی میں نظر نہ آئیگا۔

اسی قوت ایمانی نے حضور کی زبان سے یہ الفاظ بھی نکلوائے۔ کہ

"ہو سکتا ہے کہ میری یہ نصیحت ہوا میں اڑ جائے۔ مگر اب تو ہوا میں اڑنے والی آواز کو پکڑنے کے سامان پیدا ہو چکے ہیں۔ یہ ریڈیو ہوا میں سے ہی آواز کو پکڑنے کا آلہ ہے۔ پس مجھے اس صورت میں اپنی آواز کے ہوا میں اڑ جانے کا بھی کیا خوف ہو سکتا ہے جبکہ ہو سکتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ میری ہوا میں اڑنے والی آواز کو بھی لوگوں کے کانوں تک پہنچا دے"

(الفضل ۱۸ جنوری)

ان حالات میں بیان فرماتے ہوئے خطبہ پر ابھی چند ہی روز گذرے تھے۔ کہ خدا تعالےٰ نے اس میں بیان فرمودہ مقصد اور مدعا سے متعلقہ لوگوں کو آگاہ کرنے کے غیر معمولی اور وہم و گمان سے بالاتر انتظامات کر دیئے۔ گورنمنٹ ہند نے انگلستان میں منعقد ہونے والی کامن ویلتھ ریلیشنز کانفرنس میں آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کو ہندوستانی ڈیلیگیشن کا لیڈر منتخب کیا۔ کہ اس مقصد کے لئے اسے ان سے بہترین کوئی اور نظر نہ آیا۔ اور چونکہ آنریبل چودھری صاحب موصوف جماعت احمدیہ کے ایک مخلص ترین فرد اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے فدا کار خادموں میں سے ہیں۔ اسلئے انہوں نے سرکاری طور پر لندن پہنچکر وہ آواز بلند کی جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے مونہہ سے نکلی تھی۔ اور ہندوستان اور انگلستان کیلئے بہترین آواز تھی۔ اسے جناب چودھری صاحب نے اس عمدگی اور خوبی کے ساتھ بلند کیا۔ کہ ہر طرف سے اس کی پذیرائی کی آوازیں آنے لگیں۔ لنڈن کے چوٹی کے اخبارات نے حتیٰ کہ لنڈن ٹائمز نے بھی اس آواز کی تائید کی پارلیمنٹ کے ممبروں نے اس کی حمایت کی۔ انگلستان کے مدبرین نے اس کی اہمیت کا اعتراف کیا۔ دوسری طرف ہندوستان کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک تمام سیاسی پارٹیوں کے لیڈروں نے اس سے اتفاق کا اظہار کیا۔ ہر طبقہ کے اخبارات نے اس کی حمایت کی۔ اور مرکزی اسمبلی میں کانگرسی ممبروں تک نے اس کی اہمیت کا اعلان کیا۔ چنانچہ ۲۰ مارچ کے اجلاس میں جو بحث ہوئی۔ اور جس کا اخبارات نے پہلا اور سب سے بڑا عنوان یہ رکھا۔ کہ "حکومت برطانیہ جنگ ختم ہونے کے ایک سال بعد ہندوستان کی آزادی کا اعلان کرے"۔ اور جسے ایسوسی ایٹڈ پریس نے اخبارات کے لئے مرتب کیا۔ اس میں ایک کانگرسی ممبر مسٹر اننتھا سایانم نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ "جنگ یورپ ختم ہوا چاہتی ہے۔ لیکن ہندوستان میں ابھی کانگرسی لیڈر بدستور جیلوں میں ہیں۔ ...... آپ نے مطالبہ کیا۔ کہ جنگ ختم ہونے کے ایک سال بعد ہندوستان کی آزادی کا اعلان ہونا چاہیئے اور جو سر سٹیفورڈ کرپس نے زبانی پیش کیا تھا اسے عملی طور پر دکھایا جائے"۔

یہ وہی آواز ہے جو آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے بلند کی۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کی پوری پوری تعمیل کرتے ہوئے بلند کی۔

ایڈیٹر۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

ہندوستانی اخبارات میں آنریبل چودھری صاحب کی ان تازہ ملکی خدمات کا جو ذکر آیا ہے۔ وہ بہت ہی طویل ہے۔ اس وقت صرف چند فقرات بطور مثال پیش کئے جاتے ہیں ہندوستان کے سیاسی اخبارات نے جلی الفاظ میں یہ خوشخبری آنریبل موصوف کی تازہ خدمات کو مدنظر رکھ کر ہی سنائی۔ کہ "ہندوستان کو درجہ نوآبادیات دینے کا فیصلہ ہوگیا ہے" ایک اور سیاسی اخبار میں لکھا گیا۔ "بیرون ہند کے واقعات میں سے مسلمانوں کو جن سے وابستگی ہے۔ ان میں سے نہایت ہی خوش آئند یہ حقیقت ہے۔ کہ سر چودھری ظفر اللہ نے انگریزوں کو ایسی کھری کھری باتیں سنائی ہیں۔ کہ باید و شاید۔ آپ پنجاب کے فرزند ہیں۔ بیرسٹر ہیں۔ پنجاب اسمبلی میں کام کر چکے ہیں۔ مسلم لیگ کے صدر رہ چکے ہیں۔ وائسرائے کی انتظامی کونسل کی رکنیت کو نبھا چکے ہیں۔ چین میں پہلے ہندوستانی سفیر بھی یہی مقرر ہوئے تھے۔ گول میز کانفرنس میں ان کی خدمات کو ہر طرف سے سراہا گیا تھا۔ اور جناح کی ضد کے مقابلہ میں ان کی دانشمندانہ اعانت کو بہت ہی پسند کیا جاتا تھا شاہی کانفرنسوں میں ہمیشہ انہوں نے انگریزوں کے نامزد ہونے کے باوجود ہندوستان کی نمائندگی کا حق دلیری اور قابلیت سے ادا کیا۔ اور اب تو انہوں نے آزادیٔ ہند کے متعلق جو کچھ کیا ہے۔ وہ دلیل کے لحاظ سے ناقابل جواب ہمت اور دلیری کے لحاظ سے بے عدیل اور نتائج کے لحاظ سے بے انتہا قابل تعریف رہا ہے۔

اور ہندوستان کا ہر باشندہ بلالحاظ مذہب و ملت ان کا شکر گذار ہے۔ (پربھات ۲۰ مارچ ۱۹۴۵ء)

یہ تو ہندوستانی اخبارات کی آراء کا نہایت ہی قلیل خلاصہ ہے۔ انگلستان کے اخبارات کے متعلق ایک غیر مسلم اخبار نے جس رائے کا اظہار کیا ہے۔ اور جس کے صحیح ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ وہ یہ ہے:-

"ذرا انگلستان کے اخبار اٹھا کر دیکھ لیجئے۔ اور برطانوی سیاستدانوں کے ارشادات ملاحظہ فرما لیجئے۔ جو سر ظفر اللہ خاں کی سکیم کی تائید میں یک زبان ہو رہے ہیں۔ آپ ہی فرمایئے کہ کبھی اس سے قبل بھی انگلستان کی ایڈیٹری اور لیڈری اس طرح متفق ہوئی تھی۔ جس طرح اس معاملہ میں ہے۔"

غرض حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہندوستان اور انگلستان کی صلح کے متعلق جو آواز بلند فرمائی۔ اور جسے عملی طریق میں آنریبل چودھری سر ظفر اللہ خاں صاحب نے پیش کیا۔ اسے خدا تعالیٰ کے فضل سے بیک وقت انگلستان اور ہندوستان کے تمام طبقوں میں غیر معمولی قبولیت حاصل ہوئی۔ اسے نہایت توجہ اور احترام سے سنا گیا۔ اور ہندوستان کی کشمکش کو دور کرنے کا واحد حل سمجھا گیا۔ خدا کرے۔ یہ بیل منڈھے چڑھ جائے۔ اور وہ دن جلد سے جلد طلوع ہو۔ جبکہ ہندوستان کو پوری پوری آزادی حاصل ہو۔ اور وہ آزاد ملکوں کی صف اول میں کھڑا نظر آئے۔

گیریزن کمپنی کیلئے پچاس جوانوں کی فوری ضرورت

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی طرف سے مبلغین کے نام جو اعلان گذشتہ پرچہ میں شائع ہو چکا ہے۔ اس سے احباب جماعت اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ اس وقت احمدیہ گیریزن کمپنی کے لئے پچاس احمدی نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ اسی سلسلہ میں ان بے حد مصروفیت کے ایام میں حضرت مرزا شریف احمد صاحب بذات خود کئی دن سفر کی صعوبت برداشت کر چکے ہیں۔ احباب جماعت کو چاہیئے۔ کہ اس طرف فوری توجہ فرمائیں۔ اور جو نوجوان کسی وجہ سے اس وقت تک بھرتی نہ ہوئے ہوں۔ انہیں اس کمپنی میں بھرتی کرا دیں۔ یہ کمپنی نہ تو جنگ میں بھیجی جاتی ہے۔ اور نہ ہندوستان سے باہر۔ اگر مطلوبہ تعداد جلد سے جلد مہیا نہ ہو سکی۔ تو اس کمپنی میں جماعت احمدیہ کے مفاد کو سخت نقصان پہنچ جائیگا۔ اس امر کو پیش نظر رکھتے ہوئے بھرتی کے لئے خاص کوشش کرنی چاہیئے۔

صیغہ تحریک جدید کے متعلق اعلان

کوئی صاحب کسی کے نام سے خط دفتری امور کے متعلق نہ لکھا کریں۔ بلکہ محض انچارج تحریک جدید کافی ہے۔ دستخط افسر بدلتے رہتے ہیں۔ اس لئے وہ پرائیویٹ نام پر پرائیویٹ سمجھے جاتے ہیں۔

(ذو الفقار علی خاں انچارج تحریک جدید)

آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب بالقابہ کی خدمات

کہتی ہے تجھکو خلق خدا غائبانہ کیا
خدمت ظفر وطن کی تیری بے مثال ہے
تجھکو عطا ہوئی ہے مگر عقل دور بیں
شہرت ہر ایک ملک میں تیرے بیاں کی ہی
مدت سے آرزو تھی کہ ساماں کرے کوئی
اے ہند دیکھ خدمت خدام احمدی
بھیجا خدا نے تجھ میں مسیحا کو وقت پر
باد بہاری چلنے کو ہے اس چمن میں پھر
قوموں کے درد کی دوا دین متیں میں ہے۔
اس تیری سرزمیں میں مسیح کا نزول ہے

ہر ایک لب پہ آج ہے تیرا افسانہ کیا
ایثار و راستی بھی تیری لازوال ہے
تدبیر کامیاب تری ہوگی بالیقیں
دنگ عقل اس بیان سے سارے جہاں کی ہے
اے ہند تیرے درد کا درماں کرے کوئی
فضل عمر کے دم سے ملی تجھکو برتری
پر تیری غفلتوں کی سزا ہے یہ بے خبر
حق کی صدائیں اٹھنے کو ہیں اس وطن میں پھر
اے ہند اب شفا تیری احمد کے دیں میں ہے
اب تیری رستگاری خدا کو قبول ہے

محمود کے کلاہ میں تیری نجات ہے
اور اسکی پیروی میں اب تیری حیات ہے

(خاکسار عبد الحکیم از دہلی)

مضافات قادیان میں تبلیغ احمدیت کرنیوالے صیغہ کی اعانت کرنے کی ضرورت

احباب کرام کو معلوم ہوگا کہ صیغہ مقامی تبلیغ نے اپنی انتھک کوششوں سے فریضہ تبلیغ کی ادائیگی میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کی۔ اور شب و روز اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے ہمہ تن مصروف ہے۔ یہ صیغہ حسب ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۱۹۳۰ء سے باقاعدہ طور پر الگ کام کر رہا ہے۔ مگر صیغہ کا بجٹ مشروط بہ آمد ہونے کے سبب فریضہ تبلیغ کی ادائیگی میں ایک قسم کی روک بن رہا ہے۔ بے شک اس قسم کی عارضی مشکلات کی کوئی وقعت نہیں۔ اور مومن کا اخلاص ہر مصیبت اور ہر مشکل کے وقت اس کے کام آتا ہے۔ وہ کبھی کسی قربانی سے دریغ نہیں کرتا۔ خواہ وہ اس کے سامنے کسی شکل میں کیوں نہ پیش ہو۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ ہماری جماعت کے احباب جن کے دلوں میں نور اسلام کی حرارت ہے۔ اور جو اپنے قلوب میں اخلاص اور سلسلہ کی محبت رکھتے ہیں۔ انتہائی کوشش کے ساتھ اس صیغہ کی اعانت فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور سرخرو ہونگے۔ اور اپنے لئے دائمی ثواب حاصل کرینگے۔ خاکسار فتح محمد سیال نگران اعلیٰ مقامی [illegible] (تبلیغ قادیان)

خدام الاحمدیہ — اور — خدمت خلق

خدام الاحمدیہ کے فرائض میں سے خدمت خلق ایک نہایت ہی اہم فریضہ ہے۔ جس کی طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ یہ کام جس قدر اہمیت رکھتا ہے۔ اسی قدر اس میں وسعت بھی اختیار کی جا سکتی ہے۔ حضور فرماتے ہیں:-

(۱) "حسن سلوک میں کسی مذہب کی قید نہیں ہونی چاہیئے۔" (۲) "مذاہب اور قوم کی پابندی کو بالائے طاق رکھ کر ہر مصیبت زدہ کی مصیبت کو دور کرنا چاہیئے۔" (۳) "ہر قوم کے غریبوں اور بے کسوں کی مدد کرو۔ تا دنیا کو معلوم ہو۔ کہ احمدی کتنے بلند ہوتے ہیں۔"

پس ان ہدایات کی روشنی میں ہمیں اپنے دائرہ عمل کو وسیع کرنا چاہیئے۔ اور ہر خادم کو ایسے مواقع تلاش کر کے اپنے سچے خادم ہونے کا ثبوت مہیا کرنا چاہیئے۔ قائدین اور زعماء کرام کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی ہفتہ وار مجالس میں خدمت خلق کی تلقین کرتے رہیں۔ کہ یہی جذبہ خدمت قومی اور ملی روح پیدا کرنے کے علاوہ روحانی ترقی اور اصلاح نفس کا موجب ہے (مہتمم خدمت خلق)

دارالشکر کمیٹی کا اجلاس عام

دارالشکر کمیٹی کا اجلاس عام انشاء اللہ تعالیٰ ۳۰ مارچ ۱۹۴۵ء کو مجلس مشاورت کی کارروائی ختم ہونے کے معاً بعد ہائی سکول کے کسی کمرہ میں منعقد ہوگا۔ دارالشکر کمیٹی کے ممبران اس اجلاس میں [illegible] (... سیکرٹری)

مغربی افریقہ میں استحکام احمدیت کیلئے سنہری موقعہ

احمدی نوجوانوں کے لئے خدمت اسلام کا بہترین وقت

مختلف علاقوں کے باشندے بے تابی سے احمدی مبلغین کا انتظار کر رہے ہیں

مغربی افریقہ کے نہائت کامیاب مبلغ اور تبلیغ اسلام کے جاں نثار مجاہد مولوی نذیر احمد صاحب کا حسب ذیل مضمون خاص توجہ سے پڑھنے کے قابل ہے۔ خاصکر احمدی نوجوانوں کے لئے۔ ہمارے نوجوانوں کو اس سے بھی بڑھ کر جوش کے ساتھ اپنے آپ کو خدمتِ دین کے لئے پیش کرنا چاہیئے۔ جس جوش کے ساتھ مغربی افریقہ کے علاقے ان کی آمد کا انتظار کر رہے ہیں:۔

افریقہ میں اسلام اور عیسائیت

افریقن طبیعت کا اسلام کی طرف شدید میلان ایک ایسی واضح حقیقت ہے کہ جتنے بھی یورپین لوگ افریقہ کے کسی حصہ میں گئے ہیں۔ انہوں نے محسوس کیا ہے۔ کہ اگر سیاہ فام نسل کسی ایک مذہب پر جمع ہو سکتی ہے تو وہ اسلام اور صرف اسلام ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کو افریقہ میں تبلیغ اسلام سے غافل رکھنے کے لئے عیسائی اسکے ڈھول یہ مشہور کرتے رہتے ہیں۔ کہ اسلام بڑی سرعت سے افریقہ میں پھیل رہا ہے۔ حالانکہ ان تمام علاقوں میں جہاں احمدی مبلغین نہیں پہونچے عیسائیت بدستور ترقی کر رہی ہے۔ اور اسلام روز بروز کمزور ہو رہا ہے۔ اور جن ممالک میں ہمارے ہندوستانی یا افریقن مبلغین کے ذریعہ کام ہو رہا ہے۔ وہاں بھی اس وقت تک پادری صاحبان عیسائیت کی اشاعت سے مایوس نہیں ہوئے بلکہ ایک حصہ ملک میں شکست کھا کر بے انتہا روپیہ ذاتی رسوخ اور دیگر دنیوی وسائل کے ذریعہ نہائت آسانی سے دوسرے حصہ میں اپنا جال پھیلانے لگ جاتے ہیں اور ان کے پاس کارکنوں کی اس قدر کثرت ہے۔ کہ وہ ایک ایک ہندوستانی مبلغ کے مقابلہ پر پانچسو یورپین پادری کھڑے کر رہے ہیں۔ علاوہ ازیں مغربی افریقہ کے مسلمانوں کی مذہبی علمی۔ اقتصادی اور اخلاقی حالت اس قدر گری ہوئی ہے۔ کہ انگریزی تعلیم یافتہ افریقن سمجھتے ہیں۔ کہ سیاہ فام نسل اسلام کے ذریعہ ہرگز ترقی نہیں کر سکتی۔ گویا ان کے نزدیک اسلام اور ترقی باہم متضاد چیزیں ہیں۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ روئے زمین پر انہیں کوئی اسلامی ملک ایسا نظر نہیں آتا۔ جسے عیسائی ممالک پر کسی قسم کی دنیوی یا اخلاقی برتری حاصل ہو۔ الغرض ایک طرف تو افریقن سیاسی لیڈر اسلام سے بیزار ہو رہے ہیں۔ اور دوسری طرف پادری صاحبان مسلمانوں کو افریقہ میں اشاعتِ اسلام کے متعلق مبالغہ آمیز بیانات کے ذریعہ خواب غفلت میں مبتلا کر کے خود نہائت استقلال اور ہوشیاری سے عیسائیت کو مستحکم کر رہے ہیں۔

مغربی افریقہ میں احمدی مبلغ

گزشتہ ۲۴ سال سے احمدی مبلغین مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام میں اور اسلامی درسگاہیں کھولنے میں مشغول ہیں۔ اس کا ایک اثر یہ ہوا ہے۔ مسلمانان مغربی افریقہ بالعموم ہماری تبلیغی و تعلیمی جدوجہد کو نہائت عزت اور قدر کی نگاہ سے دیکھنے لگے ہیں۔ مجھے سیرالیون اور گولڈ کوسٹ میں ۱۳ سال کام کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ اور اس عرصہ میں ان ملکوں کے گوشہ گوشہ میں پھرتا رہا ہوں۔ ہمارے مبلغین کی قربانیاں اس قدر شاندار اور بے لوث ہیں۔ کہ سیرالیون کے غیر احمدی مسلمانوں پر بھی اس کا گہرا اثر ہے۔ اور اس وجہ سے ان میں سے بعض ہماری مالی امداد کرتے ہیں۔ بلکہ سلسلہ عالیہ کے شدید مخالف علماء تک بعض اوقات خفیہ طور پر ہمیں چندہ بھجوایا کرتے تھے۔ اس شرط پر کہ عام اعلان نہ ہو۔ مسلمان رؤسا چاہتے ہیں۔ کہ احمدی مبلغین جو واقفین میں سے ہوں۔ ان کی ریاستوں میں عربی مدارس کھولیں۔ اور تبلیغ اسلام کریں۔ کیونکہ انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ کہ ہمارے آدمی اپنے آپکو "سفید" خیال کر کے سیاہ فام لوگوں کو اپنے سے علیحدہ مخلوق نہیں سمجھتے۔ بلکہ مجاہدانہ اور سپاہیانہ زندگی بسر کرتے ہیں افریقن مسلمانوں کا کھانا کھانے اور ان کے مکانوں میں رہائش اختیار کرنے سے انہیں عار نہیں۔ ریل یا لاری میں عام افریقن غرباء کے ہمراہ بیٹھ کر یا دریاؤں اور سمندروں میں کشتیوں میں سوار ہو کر نہائت اطمینان سے سفر کر لیتے ہیں۔ ہر جگہ افریقن رؤسا خوب جانتے ہیں۔ کہ ہمارے مبلغین ان کے لئے اور انکی رعایا کے لئے کسی مالایطاق مالی بوجھ کا موجب نہیں بنتے۔

احمدی مبلغین کی ضرورت

یہی وجہ ہے کہ مختلف ریاستوں کی طرف سے بکثرت درخواستیں آرہی ہیں۔ کہ ہمارے لئے مبلغ بھیجو۔ جناب مولوی محمد صدیق صاحب مبلغ انچارج سیرالیون کے تازہ ترین خط سے معلوم ہوا ہے۔ کہ جب سیرالیون کے اخباروں میں عزیزم چوہدری احسان الٰہی صاحب جنجوعہ مبلغ اسلام کے ورود فری ٹاؤن کی خبر شائع ہوئی۔ تو متعدد رؤسا نے مطالبہ کیا۔ کہ چوہدری صاحب موصوف کو ان کی ریاست کے لئے مخصوص کر دیا جائے۔ اب ایک شخص کو چار یا پانچ ریاستوں میں جو ایک دوسری سے کافی فاصلہ پر ہوں کس طرح تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں سکیم تو یہ تھی کہ ہر ایک ریاست میں عربی مدرسہ کھولا جائے جس میں افریقن مبلغین تیار کئے جائیں۔ اور ہر ایک ریاست کا رئیس اور باشندے اپنا مدرسہ سمجھیں

ایک مخلص چیف کی درخواست

ایک مخلص احمدی پیراماؤنٹ چیف کی ریاست خالی پڑی ہے۔ وہ دو سال سے متواتر مطالبہ کر رہے ہیں۔ کہ ان کی ریاست میں ہندوستانی مبلغ مستقل رہائش اختیار کر کے اسلامی اثر کو مستحکم کرے۔ کیونکہ انکے مشیروں میں اکثریت مشرکین کی ہے۔ رومن کیتھولک پادری ۲۰ سال سے وہاں اڈا لگائے بیٹھے ہیں۔ اور یہ چیف بھی پہلے عیسائی ہی تھا۔ اسلام قبول کرنے کی وجہ سے پادری اسے ڈسٹرکٹ کمشنر کے ذریعہ جھوٹی رپورٹوں کی بناء پر زک پہنچانے کی لگاتار کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن تاحال بفضلہ تعالیٰ ناکام رہے ہیں۔ بہرکیف اکیلا چیف جبکہ ریاست کے اکابرین میں مسلمان بہت کم ہوں کہاں تک مشرکانہ اور مسیحی اثر کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ کیونکہ قانوناً وہ اپنے مشیروں کی کثرت رائے کا بالعموم پابند ہے۔ سوائے صدر مقام کے ریاست کے کسی اور گاؤں میں احمدی جماعت نہیں ہے۔ اور سارے علاقہ میں مشرکین کی اکثریت ہے۔

ایک غیر احمدی چیف کی درخواست

ایک غیر احمدی پیراماؤنٹ چیف اس وقت تک سلسلہ عالیہ کی پانچسو روپیہ تک مالی امداد کر چکے ہیں۔ اور محض اس وجہ سے کہ ان کے ہاں چار سے زائد بیویاں ہیں اس وقت تک احمدی نہیں ہوئے آپ لیجسلیٹو کونسل کے ممبر اور ملک کے مشہور اسلامی لیڈر ہیں۔ انکی ریاست کے لئے ایک عربی دان مبلغ کی اشد ضرورت ہے۔ یہ صاحب ہمیشہ غیر احمدی علماء اور عیسائی مناد کے سامنے احمدیت کی حمایت کرتے رہتے ہیں۔ انکی ریاست میں مشن سکول موجود ہے اور اس سکول میں تعلیم حاصل کرنے کے نتیجہ میں ان کے تین لڑکے مرتد ہو چکے تھے۔ کہ اسی اثناء میں میرے وہاں جانے پر انہوں نے وہی لڑکے میرے سپرد کر دیئے تاکہ احمدیہ سکول باؤ ماہول میں داخل کئے جائیں۔ اس طرح اسکے بچے بفضلہ تعالیٰ پھر مسلمان ہو گئے۔

سب سے پہلا احمدی چیف

ایک اور پیراماؤنٹ چیف نے بھی جن کی ریاست ملک لائبیریا کی حدود سے ملتی ہے۔ احمدی مبلغ کا مطالبہ کیا ہے۔ ایک ملاقات کے دوران میں انہوں نے مجھے مخاطب کر کے کہا۔ کہ میں اس ملک کا سب سے پہلا احمدی پیراماؤنٹ چیف ہوں۔ اور میں نے اسوقت بیعت فارم پُر کیا تھا۔ جبکہ آپ ۱۹۳۷ء میں نئے نئے فری ٹاؤن آئے تھے۔ لیکن افسوس ہے کہ آپ نے غیروں کی ریاستوں میں اسلامی مدارس کھولے۔ لیکن میری ریاست کو محروم رکھا۔ حقیقت یہ ہے کہ تاحال انکی عملی حالت کمزور ہے۔ لیکن اسمیں ذرا شبہ نہیں کہ اگر ہم ایک ہندوستانی مبلغ اس ریاست کے لئے فارغ کر سکتے۔ تو یقیناً وہاں مضبوط اسلامی جماعتیں قائم ہو جاتیں۔ اور چیف موصوف کی اپنی اصلاح بھی ہو جاتی۔

ایک اور چیف کا مطالبہ

ایک اور پیراماؤنٹ چیف نے جو سیرالیون کے اہم ترین ریلوے جنکشن شہر کی حکمرانی کرتا ہے۔ ایک دفعہ مجھے کہا کہ میں عیسائی تھا۔ اور وہ سامنے والا گرجا میں نے ہی بنوایا تھا۔ لیکن اب مسلمان ہوں اور یہاں مسجد تعمیر کی ہے۔ لیکن ملا لوگ تعویذ بیچنے اور نذرانے لینے کے لئے تو آتے ہی رہتے ہیں۔ لیکن یہ نہیں کر سکتے کہ یہاں ٹھہر کر ہمیں نماز سکھائیں اور مسجد کو رونق دیں۔ کیا آپ یہاں اپنا آدمی بھیج سکتے ہیں۔ اب میرے پاس آدمی تھا ہی نہیں کہاں سے بھیجدیتا۔ اسمیں شبہ نہیں کہ مسلم علماء اور پادریوں کی طرف سے شدید مخالفت بھی ہوتی ہے۔ عیسائی پادری تو ظاہری طور پر مخالفت نہیں کرتے۔ کیونکہ اسطرح انہیں یا تو مناظرہ کرنا پڑتا ہے۔ اور یا حکومت اور پبلک کی طرف سے زیر الزام آنیکا خطرہ ہے

کہ باوجود تعلیم یافتہ اور روشن خیال ہونے کے کیوں غیر معقول طور پر مخالفت کی لیکن خفیہ طور پر یہ لوگ رؤساء اور سلاطین کو اس قسم کی باتوں سے ہمارے خلاف اکساتے رہتے ہیں۔ کہ احمدی آپ لوگوں کی شراب خوری اور عورتوں کی تعداد اور رسم و رواج کے خلاف نکتہ چینی کرتے ہیں۔ حالانکہ آپ لوگ اپنی ریاستوں کے مالک ہیں اور اگر آپ چاہیں تو حکومت سے مطالبہ کر سکتے ہیں کہ احمدی مبلغ آپ کی ریاستوں میں تبلیغ اسلام نہ کریں۔ اور اس طرح چیفوں کے مطالبہ پر بعض اوقات ڈسٹرکٹ کمشنر ہمیں حکم دیدیتے ہیں کہ قانوناً آپ لوگوں کا یہ حق نہیں کہ رؤساء کی اجازت کے بغیر ان کی ریاستوں میں تبلیغ کریں۔

علماء کی مخالفت

مسلم علماء کھلم کھلا اور خفیہ دونوں طریق سے مخالفت کرتے ہیں۔ لیکن بعض ایسے علماء بھی ہیں جو مخالفت کی بجائے جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ مدد کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ تمہارے دلائل اور قربانیاں اسباب کا ثبوت ہیں۔ کہ تم حق پر ہو لیکن جب اہل مکہ احمدیت کو قبول کر لینگے تو ہم بھی مان لینگے۔ عموماً علماء اس وجہ سے مخالف ہیں کہ ہم انہیں رمل نجوم منتر جنتر۔ تعویذوں اور چار سے زیادہ بیویوں سے منع کرتے ہیں۔ علماء کہتے ہیں۔ کہ ہم نے تو قرآن مجید اور عربی محض اس لئے پڑھی تھی کہ اس ذریعہ سے روزی کمائینگے لیکن آپ ہمیں بھوکوں مارنا چاہتے ہیں دلائل آپ کے معقول ہیں۔ لیکن ہم کھائیں کہاں سے مخالف علماء بسا اوقات سلاطین کے دلوں میں یہ ڈر پیدا کر دیتے ہیں کہ ہم نے علم نجوم سے معلوم کیا ہے۔ کہ اگر احمدیت تمہاری ریاستوں میں داخل ہوگئی تو تم پر سخت مشکلات کے دن آئینگے اور طرح طرح کے جھوٹ بول کر انہیں خوف دلاتے ہیں

سلاطین کی مخالفت

نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ایسے سلاطین احمدیوں کو حوالات میں ڈال دیتے ہیں اور اپنی عدالتوں میں آئے دن جھوٹے مقدمات دائر کر کے جرمانہ اور قید کی سزائیں دیتے اور رعایا کو اس قسم کے الفاظ میں تنبیہ کرتے رہتے ہیں کہ میں اس ریاست کا چیف ہونے کی وجہ سے سارے رعایا کا باپ ہوں اور خدا نے ہی مجھے یہ منصب عطا فرمایا ہے۔ اس لئے حکم دیتا ہوں کہ کوئی شخص احمدیت قبول نہ کرے۔ احمدیوں سے جرمانہ وصول کرتے وقت رسید پر اس قسم کے الفاظ لکھے جاتے ہیں۔ Dis obedience To Paramount Chief کہ چیف کی نافرمانی (احمدیت قبول کرنے) کی وجہ سے جرمانہ کیا گیا ہے۔ اگرچہ ہمارے احباب کو یہ لوگ زدوکوب کراتے ہیں۔ اور بعض اوقات ہمارے افریقن مبلغین کو بھی حوالات میں بند رکھا گیا ہے۔ اور بعض سلاطین نے خود ہمیں ہمارے منہ پر گالیاں دی ہیں۔ (لیکن ہمارے احترام کو مدنظر رکھتے ہوئے ترجمان کو حکم دیدیا کہ گالیوں اور سخت الفاظ کا ترجمہ انہیں نہ بتلایا جائے)

فوری ضرورت

لیکن خدا شاہد ہے کہ ہمیں ان لوگوں کی سادگی اور بھول پر بہت رحم آتا ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ اس قسم کے لوگ ہدایت قبول کرنے میں لمبا عرصہ نہیں لیا کرتے۔ اور ان کی موجودہ بدعملیاں اور کمزوریاں خس و خاشاک کی طرح اڑ سکتی ہیں کاش کہ ہمارے پاس مناسب تعداد میں ہندوستانی مبلغین ہوں۔ کاش کہ ہم لوگ افریقن قوموں میں کام کرتے وقت حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی جملہ ہدایات پر پورے طور پر عمل کرنیوالے ثابت ہوں۔ کاش مجھے وہ الفاظ میسر ہوں جنکے ذریعہ میں نوجوانان جماعت کے دلوں میں مغربی افریقہ کی سیاہ قوموں کی اشد اور فوری تبلیغی ضروریات کا مکمل احساس پیدا کر سکوں۔ اور انہیں اور جماعت کو یقین دلا سکوں کہ نہ میں نے اور نہ میرے ساتھیوں نے کوئی غیر معمولی مشقت افریقہ میں تبلیغ اسلام کے دوران میں اٹھائی ہے۔ اور نہ ہی انہیں اٹھانی پڑیگی۔ اللہ تعالیٰ خود ہی ہمت دیتا ہے۔ خود ہی لوگوں کے دلوں میں الہام نازل فرماتا ہے کہ ہماری مالی اور اخلاقی امداد کریں۔ اور خود ہی ایسے جان نثار خدام عطا فرماتا ہے۔ جو سفر و حضر میں ہر قسم کی خدمت بجالاتے ہیں۔ صرف اس شرط پر کہ ہم انہیں عربی اور دینیات کی تعلیم دیکر افریقن مبلغ بنا دیں تاکہ وہ تحریک جدید قادیان کے جگر گوشوں کی طرح افریقن قوموں اور ریاستوں میں دیوانہ وار نکل جائیں اور سارے مغربی افریقہ میں اسلامی تبلیغی حلہ بول دیں۔

مخلص خادمان اسلام کی ضرورت

ایسے مخلص نوجوان خدام کہ جو محض دینی تعلیم کی خاطر اگر ڈیڑھ سو میل لمبا پیدل تبلیغی دورہ بھی کرنا پڑا تو نہایت خوشی سے ہندوستانی مبلغ کے ہمراہ رہے۔ اور اسے کسی قسم کی تکلیف نہ ہونے دی۔ آفرین صد آفرین ان نوجوان طلباء پر کہ ان کے بغیر الّا ان شاء اللہ ہم لوگ کسی صورت میں تین چار پونڈ ماہوار میں گزارہ نہ کر سکتے۔ اور آفرین صد آفرین اس سیاہ فام نسل پر جس کے یہ افراد ہیں۔ میں نے خصوصیت سے سیرالیون کے متعلق محسوس کیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کا منشاء ہے۔ کہ احمدیت جلد از جلد وہاں پھیلے۔ ملک گولڈ کوسٹ کے اس حصہ میں بھی جو ساحل سمندر سے چار سو میل شمال کی طرف ہے۔ ملکی حالات، اشاعت احمدیت کیلئے ایسے ہی سازگار ہیں۔ جیسے کہ سیرالیون میں۔ اس لئے وہاں بھی عربی دان مجاہدین کی سخت ضرورت ہے۔ سارے برٹش اور فرنچ مغربی افریقہ میں ساحل سمندر سے چار سو میل دور ملکی حالت اور افریقن لوگوں کا طرز رہائش پنجاب کے دیہات کی طرح ہے۔ اور ان علاقوں میں عربی دان مبلغین نہایت کم خرچ پر تبلیغ احمدیت کو پھیلا سکتے ہیں۔ سیرالیون سے ہندوستان آتے وقت جب میں نے نائیجیریا اور گولڈ کوسٹ کے شمالی علاقہ جات کا دورہ کیا تو مجھے ایسا معلوم ہوا کہ ہندوستانی دیہات میں پھر رہا ہوں۔

تجارت کے ذریعہ تبلیغ

مغربی افریقہ کے جملہ ممالک میں شامی تاجر نہایت کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ سندھی ہندو تجار بھی کافی تعداد میں موجود ہیں۔ لیکن ہندوستانی مسلمان بالکل مفقود ہیں۔ حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ الودود کا منشاء ہے کہ ہمارے نوجوان تجارت کے ذریعہ تبلیغ اسلام کیلئے وہاں جائیں۔ بہت سے شامی تاجر ہمارے مبلغین کے دوست ہیں۔ اور سندھیوں سے بھی ہمارے تعلقات نہایت خوشگوار ہیں۔ یورپین تاجر بھی بالعموم ہمارے ساتھ عزت سے پیش آتے ہیں۔ اس لئے تاجروں کے ہاں ملازمت حاصل کر کے کام سیکھنے یا مبلغین کی ضمانت پر ادھار مال خرید کر بطور خود تجارت کرنے کی کافی گنجائش ہے۔ علاوہ ازیں جنگ کے بعد ہندوستان اور دیگر ممالک سے براہ راست مال منگوا کر تجارت کو وسیع کیا جا سکتا ہے۔ تجارت کے ذریعہ تبلیغ کی نیت رکھنے والے احباب بھی عربی سے شدبد حاصل کریں ورنہ تبلیغ نہ ہو سکیگی۔

مغربی افریقہ کے سیاسی حالات نہایت سرعت سے تبدیل ہو رہے ہیں۔ موجودہ سیاسی لیڈر سب کے سب عیسائی ہیں۔ لیجسلیٹو کونسلوں میں عیسائیوں کی اکثریت ہے۔ مغربی افریقہ کے حبشی یورپ سے قریب ہونے کی وجہ سے بسرعت یورپین خیالات اور تہذیب اختیار کر رہے ہیں۔

گولڈ کوسٹ میں تبلیغ کی ضرورت

مسٹر جمال الدین جانسن جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ گولڈ کوسٹ اپنے خط مورخہ ۳ مارچ میں لکھتے ہیں کہ ملک معظم کی حکومت نے گولڈ کوسٹ کیلئے نئی کونسٹی ٹیوشن (نیا نظام) منظور کی ہے جس کے ذریعہ لیجسلیٹو کونسل میں غیر سرکاری افریقن ممبروں کو اکثریت حاصل ہو جائیگی۔ اور پیراماونٹ چیفوں کے اختیارات میں وسیع زیادتی کی جا رہی ہے گونسل کے سب ممبر اور ملک کے پیراماونٹ چیفوں میں سے ۹۰٪ عیسائی یا بت پرست ہیں۔ ملک میں مسلمانوں کی کوئی سیاسی آواز نہیں۔ مسٹر جمال الدین موصوف نے جو پہلے خود عیسائی تھے اپیل کی ہے۔ کہ گولڈ کوسٹ میں تبلیغ اسلام کو اور زیادہ مضبوط اور وسیع کیا جائے ورنہ عیسائیت اس قدر مضبوط ہو جائیگی کہ ہمارے لئے پھر اسے مغلوب کرنا مشکل ہوگا۔ آپ نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ گولڈ کوسٹ کے شمالی علاقہ جات میں عیسائیت سرعت سے پھیل رہی ہے۔ اور اس کے سدباب کیلئے متعدد عربی دان مجاہدین کی فوری ضرورت ہے۔ یہ علاقے سالٹ پانڈ سے جو ہمارا مرکز ہے۔ تقریباً پانچسو میل دور ہیں اور راستہ دشوار گزار ہے۔ اس وجہ سے ہم ہندوستانی مبلغین تا حال وہاں نہیں پہنچ سکے تھے۔ سیرالیون سے ہندوستان آتے ہوئے میں گولڈ کوسٹ میں ایک ماہ کے قریب ٹھہرا اور اسی اثناء میں پہلی دفعہ مسٹر جمال الدین موصوف اور الحاج عبد القادر اسحاق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گولڈ کوسٹ کے ہمراہ وہاں گیا۔ ان علاقوں کے ایک مشہور شہر WA (وا) میں ہماری نہایت مخلص جماعت موجود ہے۔ ۱۹۳۲ء میں جب میں گولڈ کوسٹ کا انچارج تھا تو یہاں کے علماء میں سے ایک شخص معلم صالح والا نے احمدیت قبول کی لیکن اسوقت جناب مولوی نذیر احمد صاحب بشر سیالکوٹی مبلغ انچارج کی زیر نگرانی ایک شخص سے دو سو افراد کی ایک مضبوط جماعت وہاں بن چکی ہے۔ ان لوگوں نے مجھ سے مطالبہ کیا کہ شمالی علاقہ جات کیلئے ایک عربی دان مجاہد مخصوص کر دیا جائے۔ جو مبلغ انچارج گولڈ کوسٹ کے زیر ہدایت کام کرے۔ جماعت وا (WA) نے مطلوبہ مبلغ کے اخراجات کیلئے [illegible] پونڈ ماہوار کا وعدہ کیا تھا۔ ان لوگوں نے ایک گائے بھی نذرانہ کے طور پر پیش کی جو میں نے خود انہی کے سپرد کر دی کہ آنیوالے مجاہد کے لئے محفوظ رکھیں۔ یہ علاقے سیرالیون سے بھی ×

× سکتے ہیں۔ برادرم جمال الدین فرماتے ہیں کہ معلم صالح اور جماعت وا کے دیگر اکابرین مبلغ کا پرزور مطالبہ کر رہے ہیں۔ میں علی وجہ البصیرۃ کہہ سکتا ہوں کہ جماعت وا سارے مغربی افریقہ کی مخلص ترین جماعتوں میں سے...

نتیجہ امتحان "الوصیت" زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

الوصیت کا نتیجہ بہنوں کے پیش خدمت ہے۔ امتحان میں شامل ہونے والیوں کی تعداد ۳۲۳ تھی۔ جن میں سے کامیاب ۳۱۶ ہوئیں۔ گویا نتیجہ ۹۸ فی صدی رہا۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت خوشکن ہے۔ اول امۃ اللہ بیگم صاحبہ اہلیہ پیر صلاح الدین صاحب ملتان ہیں۔ جنہوں نے ۹۰ نمبر حاصل کئے ہیں۔ دوم عائشہ سلطانہ صاحبہ سکندر آباد دکن ہیں۔ انہوں نے ۸۷ نمبر حاصل کئے ہیں۔ ان کی خدمت میں انعام پیش کئے جائینگے۔ ہم ان کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتی ہیں۔ جن کے نام شائع نہیں ہوئے۔ افسوس کہ وہ امتحان میں کامیاب نہیں ہو سکیں۔ تمام لجنات کی عہدہ داروں کو چاہیئے۔ کہ اگلے امتحان میں عورتوں کو اس دفعہ سے بھی زیادہ تعداد میں شامل کرنے کی کوشش کریں (خاکسار عزیزہ رضیہ سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

سیالکوٹ شہر

سیدہ قمر السلام ۴۲
سیدہ امۃ السلام ۶۲

سیالکوٹ چھاؤنی

خورشید بیگم ۳۸
سلطان حیدری ۵۹
اقبال حیدری ۷۴
امۃ القدیر قدسیہ ۷۹

شاہجہان پور

زاہدہ صدیقہ ۵۹
حمیدہ خاتون ۴۱
عابدہ سلطانہ ۵۹

حیدر آباد سندھ

فضل عزیز ۵۲
والدہ میر نور احمد خاں ۴۴
ممتاز بیگم صاحبہ اہلیہ میر مرید احمد خاں ۳۸
بشریٰ خانم ۵۸
سعیدہ خانم ۳۶

فیض اللہ چک

امۃ الرحمٰن بنت بدر الدین ۸۴
شکریہ خانم بنت بابو منظور الحق خاں ۴۰
اکبر سلطانہ ۶۵
سلیم اختر ۶۱
ثریا خانم ۴۴
انور سلطانہ ۶۱

گوجرانوالہ

ناصرہ امۃ العزیز ۶۴
ناصرہ کلثوم ۶۷

سرگودھا

حمیدہ بیگم بنت ... فضل احمد ۷۳
محمودہ بیگم بنت 〃 ۴۴

زیب النساء حافظ عبد العلی ۸۲
حمیدہ بیگم اہلیہ پیر عبد الحق ۶۳

دہلی

بشریٰ بیگم خالدہ ۸۴
ساجدہ بیگم عفیفہ ۷۸

لدھیانہ

کلثوم اختر دختر فیض محمد ۴۰
ناصرہ بیگم ۳۳
صادقہ اختر ۵۳
بشریٰ سلطانہ ۳۳
امۃ القیوم ۳۳

حیدر آباد دکن

رول نمبر ۱ ۴۶
〃 ۲ ۷۴
〃 ۳ ۸۲
〃 ۴ ۷۷
〃 ۵ ۳۴
〃 ۶ ۶۲
〃 ۷ ۶۲
〃 ۸ ۶۹
〃 ۹ ۳۳
〃 ۱۰ ۴۳
〃 ۱۱ ۶۹
〃 ۱۲ ۳۳

بھاگلپور

عزیزہ خانم ۷۴
نعیمہ بیگم ۳۳
سلیمہ بیگم ۸۴
جمیلہ خانم ۸۴

سکندر آباد دکن

نصرت شریف احمد ۶۰
علیمہ غلام حسین ۳۳

امۃ الحفیظ قیصر علی ۵۶
فاطمہ بائی ۶۷
ناجرہ الدین ۸۲
عائشہ سلطانہ ۸۷
فہیم النساء ۳۴
عطیہ اہلیہ سید اسمٰعیل ۳۹

مونگھیر

ام احسان ۵۹
ناصرہ بنت ظریف ۵۳

لاہور

عابدہ بنت میاں محمد سعید مرحوم ۴۰
امۃ الحی ثریا ۵۳
منصور الاسلام ۴۵
امۃ الرفیق صدیقہ ۶۷
سلمہ بنت میاں عبد العزیز ۴۹
عزیزہ اختر ۷۴
نفیسیت جہاں ۸۲
سلیم اختر ۴۲

نورنگ

غلام سکینہ بی بی ۳۹

کپورتھلہ

ناصرہ بیگم ۷۹

بٹالہ

ام عطاء الرحمٰن ۶۲

پونچھ

اہلیہ بشیر محمود ۸۲

گجرات

صالحہ بیگم بنت چودھری فضل احمد خاں ۶۳

مانگا چانگریاں

حفیظہ بیگم ۳۵
رسول بی بی ۴۴
رضیہ بیگم ۳۷

قصور

امۃ اللہ بنت مرزا غلام نبی صاحب ۵۶
امۃ الحی بنت مرزا محمد صدیق ۶۰

گاؤں بنام ضلع ہوشیارپور

بشارت النساء ۴۳
شفاعت النساء ۴۳

کراچی

ناصرہ بیگم ۷۵
زینب بیگم ۷۰
عائشہ بیگم ۶۵
امۃ اللہ بیگم ۵۵
سعیدہ وزیر ۶۳
فضیلت بیگم ۸۶

شیخوپورہ

وزیر بیگم ۳۸
زینب بیگم ۷۷
عزیزہ بیگم ۵۱

زیرہ ضلع فیروزپور

صالحہ بیگم ۳۷
حفیظہ بیگم ۶۳
اقبال بیگم ۵۲
بشیر اختر ۳۵

چک ۱۱۶ ضلع سرگودھا

سعیدہ بیگم ۴۶
رشیدہ بیگم ۴۹
غلام فاطمہ ۳۸
صغریٰ فاطمہ ۴۵

ٹوبہ ٹیک سنگھ

امۃ الحمید بیگم ۶۲
امۃ اللطیف طاہرہ ۴۵

ملتان

سیدہ بشریٰ بیگم ۸۵

سیدہ آنسہ بیگم ۳۹
حمیدہ ۶۳
سعیدہ فرحت ۶۶
قمر السلام ۷۶
امۃ اللہ اہلیہ پیر صلاح الدین ۹۰
مسعودہ ۳۷

بریلی

زبیدہ خاتون ۷۲
ناصرہ خاتون نصرت ۸۰

جالندھر

سعیدہ خالدہ ۵۸
پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ جالندھر ۵۹
محمودہ ۳۷
امۃ المجیب ۴۴
امۃ العزیز ۳۳

ینگا پیم

زینب حسن ۸۱

جہلم

امۃ اللہ جان اہلیہ چودھری محمد اشرف ۳۵
مبارکہ بیگم اہلیہ فضل حق صاحب ۳۵
نظیر فاطمہ ۴۱

تہال ضلع گجرات

سکینہ سلطانہ ۳۹

شملہ

مبارکہ بیگم بنت چودھری عبد الغفور صاحب ۸۲
سعیدہ بیگم بنت چودھری عبد الغفور صاحب ۸۱

حلقہ مسجد مبارک اقصیٰ قادیان

سکینہ ۵۰
رقیہ صادق ۴۲
بلقیس جہاں ۴۶
امۃ الرحیم ۴۷
محمد بیگم ۴۹
صداقت بیگم ۳۹
سعیدہ ۳۳
محمودہ سلطانہ ۴۵
سعیدہ بانو ۴۵

نصیرہ بیگم ۵۲
امۃ الکریم ۵۵
نجم النساء عرفانی ۵۳
نوجہاں بیگم ۴۷

حلقہ مسجد فضل

امۃ اللہ اہلیہ غلام یٰسین ۷۳
امۃ الوحید معصومہ ۷۱
امۃ النصیر تنویر ۷۰
سرور ثریا ۶۹

محلہ دار الانوار

امۃ العزیز بیگم ۷۸
آمنہ طیبہ ۷۳
رضیہ خاتون ۴۲
زکیہ بیگم ذکی ۳۴
عطیہ درد ۳۴
نصیرہ فاطمہ ۳۷
ناجرہ درد ۷۱
مومنہ خاتون ۵۸
عطیہ بیگم ۴۷
عابدہ خاتون ۷۴
سیدہ نصیرہ ۵۲
آمنہ بیگم ۷۵

محلہ دار الفتوح

امۃ اللطیف ۶۹
رفیقہ بیگم ۳۴

محلہ دار العلوم

مسعودہ بیگم ۵۷
نعیمہ خاتون ۴۵
فہمیدہ بیگم بنت بابو اکبر علی صاحب مرحوم ۸۲
سعیدہ بیگم ۷۶
نسیمہ بیگم ۵۳
امۃ الرشید ۳۶
نور جہاں ۳۶
شمس النساء ۵۹

محلہ دار الرحمت

مبارکہ بیگم صدیقہ اہلیہ مولوی نور الدین ۷۳
حمیدہ دانا ۸۴
صالحہ اہلیہ مولوی بشیر احمد ۷۸
مبارکہ خاتون چودھری فیض علی ۷۱

نور بیگم ہمشیرہ ماسٹر ابراہیم صاحب ۷۱
امۃ الرشید شوکت ۴۷
آمنہ نازلی ۷۶
صفیہ مولوی قمر الدین ۵۶
رشیدہ بیگم بنت محمد صدیق ۳۳
سعیدہ عذرہ ۳۳
آمنہ بیگم اہلیہ عبد الغفار صاحب ۳۳
مریم صدیقہ بنت ڈاکٹر احمد دین ۳۳
اہلیہ مولوی جلال الدین صاحب شمس ۵۷
سعیدہ بیگم ۲۳
رشیدہ اہلیہ محمد حنیف ۴۴
صغریٰ بیگم اہلیہ بابو محمد اسماعیل ۳۳
استانی فاطمہ بیگم ۳۸
امۃ الحفیظ بنت شیخ مختار نبی ۶۴
سکینہ بیگم چودھری مبارک علی ۴۷
حلیمہ بیگم بنت عبد الرحیم [illegible]
زینب زہرہ ۵۶
مبارکہ اہلیہ مبارک احمد ۷۰
ممتاز بیگم بنت محمد شفیع ۶۲
سکینہ بیگم ۶۷
صغریٰ فاطمہ اہلیہ [illegible] ۶۱

محلہ دار الفضل

صاحبزادی ناصرہ بیگم ۷۸
حمیدہ بیگم [illegible] ۴۲
امۃ الرشید اہلیہ محمد اسحاق ۶۰
سلیمہ اہلیہ ڈاکٹر نذیر احمد ۴۳
سلیمہ بنت مستری محمد [illegible] ۵۳
سیدہ زکیہ بنت بابو محمد عبد اللہ ۴۴
امۃ العزیز اہلیہ بابو عبد الرؤف ۴۹
خدیجۃ الکبریٰ ۴۲
صالحہ فاطمہ بنت چودھری فتح محمد ۴۵
امۃ الباری ۵۶
امۃ الحفیظ زینب اہلیہ ملک نصر اللہ ۴۴
مریم صدیقہ نور [illegible] ۵۱

عزیزہ خورشید ثانی ۵۱
امۃ الرشید سردار ۶۱
نعمت بنت حکیم دین محمد [illegible]
عائشہ اہلیہ سردار بشیر احمد [illegible]
منور سلطانہ [illegible]
امۃ الحفیظ ۸۱

محلہ دار البرکات

مبارکہ ڈاکٹر عبد اللہ ۸۵
امۃ الحفیظ عفت ۸۳
سکینہ بیگم عباسی ۵۹
جمیلہ عابدہ ڈاکٹر محمد احمد ۴۹
صغریٰ خاتون [illegible]
محمودہ نکہت محمد [illegible]
ناصرہ اسمٰعیل [illegible]
حمیدہ خالدہ ڈاکٹر [illegible]
منصورہ [illegible]
امۃ الالٰہی دختر [illegible]
صفیہ خانم محمد لطیف ۷۱
حمیدہ آصفہ ۶۱
مبارکہ بنت عطا محمد [illegible]
سعیدہ نیاز احمد [illegible]
فاطمہ بانو اہلیہ یحییٰ خاں [illegible]
نفیرہ حاجی اسمٰعیل ۸[illegible]
عزیزہ راشدہ [illegible]
اہلیہ [illegible] کفیل الرحمٰن [illegible]
سکینہ سید عبد الرحیم [illegible]
نصرت بنت ڈاکٹر محمد دین [illegible]
امۃ السعید [illegible] غلام علی [illegible]
صفیہ صدیقہ قانتی [illegible]
اہلیہ محمد علی خاں [illegible]
مبارکہ ثروت اہلیہ حافظ [illegible]
قدسیہ [illegible] اللہ ۸۰
امۃ الرشید [illegible] ۴۲

محلہ دار الشکر

امۃ اللہ محمد اشرف [illegible]
مبارکہ ۴۵

نصرت گرلز سکول

نصیرہ بیگم ۳۷
کلثوم بیگم نہم ۴۶
نصرت جہاں ۴۲
مقصودہ نہم [illegible]
سعیدہ منیرہ [illegible]
صغرا بیگم [illegible]

السابقون الاولون میں آنے کی تاریخ ۱۵ اپریل ہے

ترجمۃ القرآن اور تحریک جدید کے وعدے کرنے والے مجاہدین سے یہ درخواست کی جا رہی ہے کہ وہ اپنے وعدے مرکز میں ۱۵ اپریل ۱۹۴۵ء تک بلا کم و کاست داخل فرما کر اپنے السابقون الاولون کے حق کو حاصل کریں۔ اس سلسلہ میں احباب کو مطالبہ کی ایک چٹھی ارسال کی گئی ہے ذیل بعض احباب کے خطوط کا خلاصہ دیا جا رہا ہے:۔ (۱) بشیر الدین اسد دین صاحب وارنگل لکھتے ہیں۔ ترجمہ القرآن کے ۵۰/ اور تحریک جدید دفتر دوم کے سال اول کے ۹۰/ ارسال ہیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے السابقون میں شامل کرے (۲) ڈاکٹر عبد المجید خان صاحب کوئٹہ لکھتے ہیں۔ ترجمۃ القرآن کا ایک سو روپیہ ارسال کر چکا ہوں۔ گیارھویں سال کا چندہ ۷۰/ جماعت میں ادا کر رہا ہوں۔ (۳) چودھری نور الدین صاحب ذیلدار چک $\frac{6}{\text{ایل } 110}$ لکھتے ہیں۔ مجلس مشاورت پر ترجمۃ القرآن کے ۲۹۲/ اور تحریک جدید کے ۲۶۴/ داخل کر دوں گا۔ انشاء اللہ۔ میں نے ادائیگی کا وقت تو فصل ربیع لکھا تھا مگر السابقون کا حق لینے کی دل میں خواہش شدید ہے (۴) محترمہ امۃ العزیز صاحبہ سکرٹری لجنہ اماء اللہ محلہ دار الفضل نے اپنے حلقہ کی تمام بہنوں سے ترجمۃ القرآن کا چندہ وصول کر لیا۔ اور داخل خزانہ تحریک جدید کر دیا ہے۔ ان کے حلقہ کا وعدہ ۵۰۷/ تھا مگر ۵۴۷/ داخل کیا گیا۔ بعض نے وعدہ سے زیادہ دیا۔ اور بعض جن کا وعدہ نہ تھا ان سے بھی رقم لی گئی۔ ترجمۃ القرآن کا وعدہ یا رقم اب بھی دی جا سکتی ہے۔ کیونکہ اس کے وعدوں کی تاریخ معین نہیں۔ (۵) شیخ محمد اکرام صاحب محلہ دار الفضل نے ترجمۃ القرآن کا ایک سو روپیہ اور تحریک جدید کے اپنے اور اپنے خاندان کے ۶۷ اور ۲۵ کی رقم ایک بچے کی ایک ماہ کی آمد داخل فرما دی ہے (۶) ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب ایران نے تحریک جدید کا چندہ ۲۵۰/ ترجمۃ القرآن کا ایک سو روپیہ۔ ڈاکٹر محمد فرید الدین احمد صاحب عدن نے تحریک جدید ۶۰۰/ ترجمۃ القرآن کا ۲۰۰/ روپیہ ادا فرما دیا ہے۔ ڈاکٹر لعل الدین احمد صاحب کمپالہ نے لکھا ہے کہ قدم نیچے کی طرف اٹھانے کو دل نہیں مانتا۔ اس لئے گیارھویں سال میں دسویں سے بڑھا کر ۲۲۸ شلنگ اور ترجمۃ القرآن کے ۵۰۰ شلنگ کا وعدہ ہے۔ اس میں سے دو ہزار شلنگ ارسال ہے۔ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ادیس آبابا افریقہ سے اپنی دو ماہ کی آمد کے برابر ۱۸۰۰ شلنگ کا وعدہ کرتے ہیں۔ محمد افضل صاحب ممباسہ سے ۱۱۰۰ شلنگ گیارھویں سال کا۔ اور ۴۰۳ ترجمۃ القرآن کا وعدہ کرتے ہیں۔ اسی طرح عدن سے ڈاکٹر محمد احمد صاحب کا وعدہ ۴۲۰/ روپے ہے۔ بیرون ہند کے لئے السابقون الاولون کی تاریخ ۳۱ جولائی ہے۔ مگر کئی دوست ہیں جو کوشش کر رہے ہیں کہ ۱۵ اپریل تک ہی ادا فرما لیں۔

ہر احمدی جو وعدہ کر چکا ہے اسے کوشش کر کے ۱۵ اپریل تک اپنا وعدہ ادا کرنا چاہیئے۔

برکت علی فنانشل سکرٹری تحریک جدید

خط و کتابت کرتے وقت

چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے۔ منیجر

نام	نمبر
ثریا رفعت درجہ ثانیہ	۹۴
عائشہ نمبر ا	۶۰
ثریا آصفہ	۴۰
صادقہ خاتون نہم بی	۶۱
آمنۃ الرفیق نہم اے	۶۹
ناصرہ نہم بی	۵۹
رشیدہ خاتون	۶۱
سلیمہ بی بی نہم اے	۶۹
امۃ العزیز نہم بی	۴۴
مجیدہ نہم فریق اے	۶۰
انور جہاں حکیم عبد الصمد	۵۰
خورشید بیگم بنت ماسٹر	
نذیر بیگم	۶۴
صفیہ بیگم ہفتم	۳۳
مہدیہ اختر	۵۲
نعیمہ مبارکہ جامعہ نصرت	۷۴
امۃ السلام درجہ ثانیہ	۵۵
نذیر بیگم ثریا فریق اے	
ہفتم	۳۹
منصورہ ۱؎	۴۰
سلیمہ درجہ ثانیہ	۶۷
امۃ العزیز درجہ رابعہ	۷۰
مسعودہ خانم درجہ اولیٰ	۶۷
امۃ المجید درجہ ثانیہ	۴۴
خورشید بیگم ہفتم اے	۴۳
محمودہ بیگم ہفتم اے	۵۱
امۃ الہادی درجہ اولیٰ	۵۸
امۃ الرشید درجہ رابعہ	۶۲
بشریٰ جامعہ نصرت	۵۸
قدوسہ جامعہ نصرت	۴۳
فردوس خاتون درجہ ثانیہ ہفتم	
امۃ الرحمن درجہ ثالثہ	۶۲
نسیمہ درجہ ثالثہ	۵۶
امۃ الہادی ناہید	۵۲
امۃ الرشید چودھری عبد الحکیم	۴۱
اربیہ خانم نہم بی	۴۷
غلام فاطمہ جامعہ نصرت	۷۷
امۃ السلام	۷۵
امۃ القیوم نہم بی	۷۱
ثانی جامعہ نصرت	۷۲
امۃ العزیز درجہ ثانیہ	۸۲
امۃ الرحمن نہم	۷۵
سارہ صدیقہ درجہ ثالثہ	۸۱
جمیلہ پروین	۷۱
بشریٰ ۱؎	۷۳
امۃ العزیز عائشہ	۷۹
طاہرہ ۱؎	۷۶
فاروقہ ۱؎	۷۷

نام	نمبر
ارشاد ہفتم بی	۳۴
عائشہ ہفتم	۳۳
مبارکہ ہفتم بی	۳۳
منیرہ نمبر ا	۵۳
حفیظہ بنت مولوی اللہ دتہ	[illegible]
سعیدہ شیخ [illegible]	۴۲
طاہرہ بیگم	۲۷
صدانیہ ہفتم بنت ملک مولا بخش	۳۵
[illegible] اختر	۴۰
امۃ السلام	۴۳
مسرت	۳۸
امۃ الحفیظ ثریا	۳۸
سلیمہ اختر	۳۳
امۃ الحفیظ تسنیم	۳۳
بلقیس بیگم	۵۰
حبیب اختر ثریا	۶۰
سلیمہ بیگم نہم بی	۵۵
حفیظہ بیگم 〃	۵۹
منظور النساء	۴۳
حامدہ عفت جہاں	[illegible]
امۃ السلام نہم بی	۴۰
مومنہ ہفتم اے	۳۴
امۃ اللطیف نہم بی	۵۴
مبارکہ نہم بی	۲۳
بلقیس نہم اے	۴۴
مبارکہ ملک نور خان	۴۶
سلطانہ نمبر ا	۷۹
محمودہ ہفتم بی	۵۲
مبارکہ درجہ ثانیہ	۶۹
نور جہاں ۱؎	۶۵
رضیہ ۱؎	۶۹
سیدہ امۃ الہادی	۳۴
امۃ الشریف	۳۴
آمنہ بیگم	۴۲
سلیمہ عمر ہفتم	۳۴
امۃ القدیر	۳۳
امۃ الرشید صدیقہ ہفتم بی	۵۷۱
رشیدہ ہفتم بی	۵۴
مبارکہ ۱؎	۷۳
امۃ الحفیظ ہفتم بی	۴۵
راشدہ ۱؎	۵۲
مبشرہ ۱؎	۵۶

این۔ ڈبلیو۔ آر سروس کمیشن لاہور

این۔ ڈبلیو۔ آر میں لیبجر کیپروں کی حیثیت سے تقرر کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں درخواستیں مقررہ فارم (جو این۔ ڈبلیو۔ آر کے بڑے بڑے اسٹیشنوں سے ایک روپیہ میں مل سکتا ہے) پر ۲۰ اپریل ۱۹۴۵ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔ گیارہ عارضی خالی آسامیاں ہیں۔ جن میں سے آٹھ مسلمانوں کے لئے ایک سکھوں۔ پارسیوں اور ہندوستانی عیسائیوں کے لئے ریزرو ہیں۔ ان کے علاوہ ۹ موزوں امیدواروں (چار مسلمان ایک سکھ پارسائی یا ہندوستانی عیسائی ایک اچھوت ذات کا امیدوار اور تین ان ریزرو) کے نام ویٹنگ لسٹ (فہرست انتظار) پر درج رہیں گے۔

تنخواہ:۔ ۴۵ روپے ماہوار تین ماہ تک ٹریننگ کے دوران میں۔ اور کامیابی کے ساتھ ٹریننگ مکمل کرنے پر ۶۵ روپے ماہوار تنخواہ ملے گی۔ تنخواہ کا سکیل یہ ہے:۔

۶۵۔ ۵/۲۔ ۸۵ روپے ماہوار۔ تنخواہ کے علاوہ مہنگائی الاؤنس اور دوسرے الاؤنس جن کی قواعد کے ماتحت اجازت ہوگی۔ دیئے جائیں گے۔

قابلیت:۔ کسی مستند یونیورسٹی سے بی۔اے یا بی۔ ایس۔ سی کی ڈگری حاصل کی ہو۔ یا سینئر کیمبرج کا ڈپلومہ رکھتا ہو۔ یا اس کے مساوی تعلیم

عمر:۔ ۱۸ اور ۳۰ سال کے درمیان ہو۔

مکمل تصریحات کے لئے ٹکٹ چسپاں جوابی لفافہ بھیجکر سیکرٹری صاحب کو لکھیئے۔